عرب ملیالم

از جناب حامد اللہ صاحب ندوی ایم ۔ جی ۔ ایم ریسرچ سنٹر بمبئی

(۱)

ملیالم دراویڈی خاندان السنہ کی ایک شاخ ہے، یہ اور دراویڈی زبانوں کے مقابلے میں نسبتاً نئی ہے، بیسویں صدی کے نصف اول تک اس کے بولنے والوں کی تعداد ایک کروڑ چالیس لاکھ تھی اور یہ جنوبی ہند کے مغربی ساحل کیرالا کے علاوہ تامل ناڈو، اندھرا، مہاراشٹرا، میسور اور شمالی ہند کے بہت سے علاقوں میں پھیلے ہوئے ہیں[۱]۔

کہا جاتا ہے کہ لفظ "ملیالم" دو تامل لفظوں کی ترکیب سے بنا ہے، ملے (Malai) پہاڑ اور آلم (Alam) آدمی، رہنے والا، یعنی پہاڑی علاقہ کا رہنے والا، اس اعتبار سے یہ نام بجائے زبان کے اس علاقہ پر زیادہ صادق آتا ہے جہاں یہ زبان بولی جاتی ہے۔ یہاں کے رہنے والے ابتدا میں ایک خاص طرز کی تامل بولتے تھے جو کوڈم تامل (Kodum Tamil) کہلاتی تھی، یہی تامل صدیوں بعد بدلتے بدلتے ملیالم بن گئی[۲]۔

اس زبان کے ابتدائی نمونے یا تو کتبوں کی صورت میں ملتے ہیں یا رزمیہ نظموں

۱- Encyclopaedia Britannica Vol. 14, P. 676

۲- Grierson: Linguistic Survey of India Vol IV PP 348-54

(Ballads) اور لوک گیتوں (Folk Songs) کی شکل میں ایک مدت تک لوگوں کے سینوں میں محفوظ رہے۔ اس کا باقاعدہ رواج تیرھویں صدی عیسوی کے قریب ہوا اور راما چرتم (Ramaćaritam) اس کا پہلا باقاعدہ نمونہ ہے۔ پھر مذہبی، اخلاقی اور دیگر موضوعات پر یکے بعد دیگر متعدد کتابیں طبعزاد تخلیقات اور ترجموں کی شکل میں وجود میں آتی رہیں جن کا ذکر ملیالم ادب کی تاریخوں میں تفصیل کے ساتھ مل جاتا ہے، آج اس زبان میں ہر قسم کا ایک کثیر ادب موجود ہے جس کے پیدا کرنے میں ہندو مسلم عیسائی سب برابر برابر کے شریک ہیں۔

ملیالم ادب کی باقاعدہ ترویج میں دو بیرونی زبانوں نے زیادہ حصہ لیا ہے، سنسکرت جو وہاں کے علماء و فضلاء کی زبان تھی اور ٹامل جو ایک مدت تک دفتری زبان کی حیثیت سے وہاں رائج رہی۔ پہلے یہ زبان "وٹے لٹو" (Vattelut̤t̤u) رسم خط میں لکھی جاتی تھی لیکن جب سنسکرت کی مقبولیت اور اس کی مذہبی ہمہ گیری نے اس کو اپنے حلقۂ اثر میں لے لیا تو پھر سترھویں صدی عیسوی میں تنجتوا یروتچن (Tanjatta Eruttachchan) نامی ایک شخص نے آریا ایڑتو (Arya eruttu) کے نام سے ٹامل گرنتھا (Tamil grantha) پر مبنی ایک نیا خط ایجاد کیا، یہی خط آج رائج ہے اور اس میں دراویڈی زبانوں کے علاوہ سنسکرت میں مستعمل تمام آوازوں کے لئے بھی تحریری علامتیں موجود ہیں اور ٹامل حروف کے مقابلے میں زیادہ مکمل ہیں[۳]۔

(۲)

ہندوستان میں عربوں کی آمد و رفت زمانہ قدیم سے جاری تھی جو اشاعت اسلام کے بعد دوچند ہوگئی، عربوں نے سب سے پہلے جنوبی ہند کے مغربی ساحل مالابار اور کولم (ٹراونکور) میں قدم رکھا تھا اور جیسے جیسے ان کے تجارتی تعلقات بڑھتے گئے ویسے ویسے یہاں ان کی

۳- Nilakanta Sastri: A History of South India pp417-20

آبادی میں بھی اضافہ ہوتا چلا گیا، یہاں کے راجا نہ صرف ان کی آمد سے خوش تھے بلکہ انھوں نے ان کے گھومنے پھرنے، اپنا مذہب پھیلانے اور آباد ہونے کی بھی پوری پوری آزادی دے رکھی تھی، خصوصیت کے ساتھ کیرالا کے زیمور (Zamorin) حکمران ان کی بڑی سرپرستی کرتے تھے جس کے نتیجے میں مالابار کے پورے ساحل پر ان کی آبادی بڑھ گئی تھی، ان کے اپنے قاضی تھے ان کے اپنے مفتی تھے، ان کی اپنی مسجدیں اور خانقاہیں تھیں، مقامی سیاست میں بھی ان کا کافی عمل دخل تھا، بعض عرب، وزیر، سفیر، تعلقہ دار اور امیر البحر (Admirals) جیسے اہم عہدوں پر بھی فائز رہے[۴]۔

ان عرب مسلمانوں نے مقامی عورتوں سے شادیاں بھی کیں اسی لئے انھیں ماپلا (Mappillas) یعنی دولھا کے نام سے یاد کیا جانے لگا، اس خطاب کے علاوہ انھیں بعض مخصوص مراعات بھی حاصل تھیں مثلاً یہ کہ ایک مسلمان، نمبودری برہمن کے باز و بیٹھ سکتا تھا جب کہ نائر کو بھی اس کی اجازت نہ تھی، اسی طرح موپلاؤں کے مذہبی رہنما تھنگل (Thangals) کو اس کی اجازت تھی کہ وہ زیمور حکمران کے ساتھ پالکی میں سوار ہو کر جائے، بعض اوقات یہ حکمران خود ہی مذہبی تبدیلی کی کھلم کھلا ہمت افزائی کرتے تھے، مقصد یہ تھا کہ عربوں کے ان کے اپنے جہازوں کے لئے آسانی سے آدمی مل جائیں، یہ جہاز خود ان کی اپنی شان کو بڑھاتے تھے اور انھیں ہمعصر حکمرانوں سے ممتاز کرتے تھے۔

کہا جاتا ہے کہ جب ایک زیمور حکمران نے اپنے پڑوسی ملک "پالناڈ" پر چڑھائی کی اور اپنے زور بازو سے اسے فتح کیا تو اس کی حفاظت کی خاطر ویلاپورم (Velapuram) میں ایک قلعہ تعمیر کیا، اس قلعہ میں ایک مسلمان تاجر نے اپنی منڈی قائم کی جو بہت جلد ترقی پا کر پورٹ آف کالی کٹ کی صورت میں تبدیل ہو گئی۔ یہی تاجر بعد میں کالی کٹ کا "کویا" (قاضی) بھی بنا اور اس کے جانشین

۴- Lunia : Evolution of Indian culture P 367

زمیورر اجاؤں کے شانہ بشانہ لڑتے اور دشمنوں سے اپنے ملک کو بچاتے رہے۔[۶] ۱۴۹۵ء میں جب واسکوڈی گاما کالی کٹ کے قریب لنگر انداز ہوا اور پرتگیزیوں نے اپنی تجارتی منڈیوں کے لئے مقامی لوگوں کی زمینیں زبردستی لینا شروع کیں تو اس وقت بھی یہ مسلمان اس عہد کے زمیور حکمرانوں کنجالی مرکار اول و دوم (Kanjali MaraKKar I, II) کے دوش بدوش نہ صرف لڑے بلکہ موپلا اڈمیرلز نے پرتگیزی حملہ آوروں کو بعض شرمناک شکستیں بھی دیں۔

فی الحال کیرالا میں ان کی آبادی کا تناسب پندرہ فی صد ہے لیکن اگر پورے کیرالا کی بجائے اس کے صرف ان تین اضلاع کنانور (Cananore) کوژیکوڈ (Kozhi Kode) اور پالگھاٹ (Palghat) کو لیا جائے جس کا مجموعی نام مالابار ہے تو یہاں یہ اکثریت میں ہیں اور ان اضلاع کی کل آبادی کا دو تہائی حصہ ہیں۔ یہ ہندوستان کے مختلف علاقوں کے علاوہ بیرون ہند میں برما، سنگاپور، ملائشیا، انڈونیشیا، خلیج فارس (Persian Guef) اور سعودی عربیہ میں بھی آباد ہیں۔ سنی مشرب اور شافعی مسلک کے پیرو ہوتے ہیں۔

تاریخوں سے پتہ نہیں چلتا کہ کیرالا کے یہ مسلمان ابتدا ابتدا میں کونسی زبان بولتے تھے، قرین قیاس یہ ہے کہ وہ آپس میں تو عربی ہی بولتے رہے ہوں گے لیکن مقامی لوگوں سے رابطہ قائم کرنے کے لئے انھیں ملیالم بھی سیکھنی پڑی ہوگی جس کو وہ یقیناً عربی رسم خط میں لکھتے تھے اور اس مقصد کے لئے انھوں نے اپنے رسم خط میں تھوڑی بہت تبدیلیاں بھی کرلی تھیں، یہ روایت آج بھی ان موپلاؤں میں باقی ہے، ایک طرف اگر وہ پورے ذوق وشوق سے عربی سیکھتے ہیں تو دوسری طرف ملیالم کو بھی مادری زبان کی حیثیت سے برتتے ہیں اور اپنے عرب آباواجداد کی پیروی میں اس

۶- Tara Chand : Influence of Islam on Indian Culture, P. 36,

کو عربی حروف میں لکھتے ہیں، اسی عربی حروف میں لکھی ہوئی ملیالم کا نام "عرب ملیالم" ہے اور اس میں ان موپلاؤں کا ایک کثیر دینی اور سماجی ادب موجود ہے۔

وی۔ عبداللہ نے اپنے ایک مضمون "موپلا" (The Moplahs) میں لکھا ہے کہ موپلاؤں نے عرب ملیالم میں نظمیں اور گیت بھی کافی لکھے ہیں یہ ہیں تو ملیالم میں لیکن ان میں عربی، فارسی اور اردو الفاظ کا استعمال بھی کثرت سے کیا گیا ہے اور یہ عام طور پر موپلا گیت (Mapilla Pattu) کے نام سے جانے پہچانے جاتے ہیں، ان نظموں اور گیتوں میں اولیا اور شہدا کے واقعات کے ساتھ بعض اوقات عشقیہ مضامین کا بھی استعمال ہوتا ہے، یہ عشق زیادہ تر عشق مجازی ہوتا ہے اور اس میں عورت بڑے ہی جذباتی انداز میں پیش کی جاتی ہے۔ اس قسم کی نظموں کو کیشو گیت (Kessu Pattu) کہتے ہیں، یہ نظمیں محبت ناموں کی شکل میں ہوتی ہیں جو ایک دور افتادہ عاشق اپنے ماں باپ کی نگرانیوں میں جکڑی ہوئی محبوبہ کو لکھتا ہے، اس قسم کی نظمیں اور گیت لکھنے والے شاعروں میں معین کٹی ویدیار سب سے نمایاں ہے جو عرف عام میں "مہاکوی" کے نام سے مشہور ہے، اس کی ایک ایسی ہی بہترین نظم "بدرالمنیر" ہے جس میں ایک شہزادے اور شہزادی کی محبت، جدائی اور ملاپ کے ایک فرضی فارسی قصے کو بڑی خوبصورتی کے ساتھ منظوم کیا گیا ہے۔[۱]

اس وقت ہمارے پیش نظر عرب ملیالم کے دو نمونے ہیں ایک ۱۹۱۹ء کا اور دوسرا ۱۹۶۲ء کا، ۱۹۱۹ء کا جو نمونہ ہمارے سامنے وہ مجموعۂ قصائد و ادعیہ کی شکل میں ہے اور پی، کے ایم، بی، ایس کمپنی پونانی، ملابار کی طرف سے شائع ہوا ہے اس میں تقریباً ۵۴ مولود نامے اور دعائیہ قصائد ہیں، ابتدائی انیس ۱۹ قصائد تو خالص عربی میں ہیں لیکن باقی سب عرب ملیالم میں۔

اسی طرح ۱۹۶۲ء کا جو نمونہ ہمارے سامنے ہے وہ حسب ذیل دینی رسائل کی صورت

۱۔ The Illustrated weekly of India Feb. 1, 1970

میں ہے:

۱۔ انام کبفاس	درجۂ اوّل
۲۔ ربدام کبفاس	درجۂ دوم
۳۔ مونام کبفاس	درجۂ سوم
۴۔ نالام کبفاس	درجۂ چہارم
۵۔ انچام کبفاس	درجۂ پنجم

یہ سارے رسائل پہلی سے پانچویں جماعت تک کے بچوں کی دینی تعلیم کے لئے کل کیرالا جمعیت العلماء کی ٹکسٹ بک کمیٹی کی منظوری سے کیرالا اسلام مت ودھیا بھیاس بورڈ (All Kerala Muslim Education Board) کی طرف سے شائع ہوئے ہیں اور آج بھی رائج ہیں، اِن نمونوں کی مدد سے عرب ملیالم کا ایک مختصر سا صوتی، صرفی اور نحوی مطالعہ یہاں پیش کیا جاتا ہے۔

(۳)

مصوتے: ملیالم میں مصوتوں کے اظہار کے لئے کل اٹھارہ تحریری علامتیں ہیں، اس کثرت کی وجہ سنسکرت کا اثر ہے ورنہ عملاً تیرہ سے زیادہ مصوتوں کا استعمال نہیں ہوتا، باقی محض سنسکرت کے بعض مخصوص الفاظ کی ادائگی کے لئے وضع کئے گئے ہیں۔

عربی میں مصوتوں کی اس قدر بہتات نہیں ہے، تین اعراب ضمہ، فتحہ، کسرہ اور تین حروف علت و، ا، ی اور ہمزہ کی مدد سے نو مصوتے بنتے ہیں، اگر ان میں واوِ مجہول اور یائے مجہول کو بھی مقصور و ممدود دونوں آوازوں کے ساتھ شامل کر لیا جائے تو یہ پورے تیرہ ہو ہی جاتے ہیں اسی لئے عرب ملیالم میں مصوتوں کی حد تک عربی کی اس کی اپنی صوتی علامتوں کو جوں کا توں رہنے دیا گیا ہے، کوئی ترمیم نہیں کی گئی۔

مصمتے: مصمتوں کے معاملہ میں یہ مسئلہ اس قدر آسان نہیں کیونکہ ملیالم بنیادی طور پر

ایک دراویڈی زبان ہے اور پھر سنسکرت کے غلبہ نے اس کے مصوتوں کی تعداد کو اس قدر بڑھا دیا ہے کہ ان سب کی ہو بہو ترجمانی مروجہ عربی مصوتوں کی توسیع کئے بغیر اور ان کی تعداد کو بڑھائے بغیر ممکن نہیں، یہی وجہ ہے کہ عرب ملیالم میں ملیالم کی بعض مخصوص آوازوں کی ترجمانی کے لئے عربی کے مروجہ حروف میں کچھ ترمیمات و اضافے کئے گئے جو ذیل کے موازنے سے ظاہر ہوں گے۔

(الف) اگر اس موازنہ کے لئے خالص عربی حروف تہجی کو بنیاد بنایا جائے تو ان میں صرف چودہ حروف ایسے ملتے ہیں جو ملیالم آوازوں کی بھی ترجمانی کا کام انجام دے سکتے ہیں، چنانچہ عرب ملیالم میں ان حروف کو ان آوازوں کے لئے استعمال کیا گیا ہے۔ اس تصرف کے ساتھ کہ [ک] بیک وقت ک اور گ دونوں کی آوازیں دیتا ہے۔ وہ حروف یہ ہیں:

[ب]، [ت]، [ج]، [د]، [ر]، [س]، [ش]، [ک]، [ل]، [م]، [ن]
[و]، [ہ]، [ی]

(ب) جب ایران اسلام کے حلقۂ اثر میں آیا اور فارسی بھی عربی حروف میں لکھی جانے لگی تو فارسی کی بعض ایسی آوازوں کی ادائگی کے لئے جو عربی میں نہیں تھیں چار مزید علامتیں وضع کی گئیں، اگر اس موازنہ کے لئے خالص عربی حروف تہجی کی بجائے اس عربی فارسی حروف ہجا کو بنیاد بنایا جائے تو مطلب یہ ہوگا کہ ملیالم کی حسب ذیل تین آوازوں کی ادائگی کی بھی گنجائش نکل آئی، چنانچہ عرب ملیالم میں یہ تین آوازیں بھی استعمال ہوتی ہیں:

[پ]، [چ]، [ژ]

(ج) جب ترکی سلاطین کے ساتھ فارسی ہندوستان پہنچی اور مقامی زبانوں کے ساتھ اس کے اختلاط نے اردو کو جنم دیا تو اس کو ضبط تحریر میں لانے کے لئے اسی عربی فارسی حروف تہجی کو کام میں لایا گیا اور اس ہندنژاد زبان کی بعض مخصوص آوازوں کی ترجمانی کے لئے جن میں کوزی آوازیں (Retro flexes) اور ہکاری آوازیں (Aspirated Sounds) خاص طور پر قابل ذکر ہیں، چند اور علامتیں وضع کی گئیں، ملیالم میں بھی یہ ساری آوازیں پائی جاتی

ہیں، چنانچہ ان کی ادائگی کے لئے عرب ملیالم میں جن علامتوں کا اضافہ کیا گیا ان کی شکل وصورت اور کیفیت بھی اردو علامتوں سے ملتی جلتی ہے۔ صرف اس فرق کے ساتھ کہ اس میں کوزی آوازوں کی نشاندہی کے لئے بجائے ط کے زیریں نقطہ ـِ کا استعمال کیا گیا ہے اور [ک] کی طرح [کھ] بھی مسموع وغیر مسموع دونوں آوازوں کے لئے مستعمل ہے، اور [پھ]، [ف] میں بدل گیا ہے جیسے

[ب]، [د]

[کھ]، [پھ]، [جھ]، [تھ]، [ڈھ]، [ٹھ]، [دھ]، [ف]، [بھ]

(د) سنسکرت کی طرح ملیالم میں بھی صفیری آواز وش، دو قسم کی ہے، ایک دندانی اور دوسری تالوئی، عرب ملیالم میں بھی اس فرق کو باقی رکھا گیا ہے اور اس کے اظہار کے لئے زیریں نقطہ ـِ کو کام میں لایا گیا ہے۔ جیسے

صفیری دندانی آواز [ش]

صفیری تالوئی آواز [ش]

(ہ) تامل کی طرح ٹھپکدار آواز [ر] کے لئے بھی ملیالم میں دو بلکہ تین علامتیں ہیں۔ ان تینوں کے لئے عرب ملیالم میں [ر] کا ہی استعمال ہوا ہے۔ اور فرق زیریں نقطہ ـِ کی مدد سے ظاہر کیا گیا ہے۔ جیسے [ر]، [ر]

(و) دو اور آوازیں ہیں جو ملیالم کو سنسکرت کی دین ہیں، [ज्ञ] اور [क्ष] ان کے لئے عرب ملیالم میں کوئی نئی علامت وضع نہیں کی گئی، بلکہ ان کو [ن + ی] اور [ک + ش] کی ترکیب سے ظاہر کیا گیا ہے۔ بعض مثالوں میں [ज + ج] بھی ہے

(ز) مذکورہ بالا علامتوں کے بعد ملیالم کی صرف تین ہی آوازیں رہ جاتی ہیں جن کے اظہار کے لئے عرب ملیالم میں عربی کی تین قریبی علامتوں میں ذرا سا تصرف کیا گیا ہے۔ وہ آوازیں اور علامتیں یہ ہیں:

غشائی انفی آواز [غ]، کوزی انفی آواز [ن]، کوزی پہلوئی آواز [ض]
اس طرح عرب ملیالم کی پوری صوتی تختی حسب ذیل ہوتی ہے:

[اَ] (a)، [آ] (a:)، [اِ] (i)، [اِی] (i:)، [اُ] (u)،
[اُو] (u:)، [اِ] (e)، [اِے] (e:)، [ا] (o)، [او] (o:)،
[اَے] (ai)، [او] (au)، [ا] (ə)

[ک] (k)، [کھ] (kh) - - - - - - - - [غ] (ŋ)
[چ] (č)، [چھ] (čh)، [ج] (ǰ)، [جھ] (ǰh)، [ڃ] (ñ)
[ٹ] (ṭ)، [ٹھ] (ṭh)، [ڈ] (ḍ)، [ڈھ] (ḍh)، [ڽ] (ṇ)
[ت] (t)، [تھ] (th)، [د] (d)، [دھ] (dh)، [ن] (n)
[پ] (p)، [ف] (ph)، [ب] (b)، [بھ] (bh)، [م] (m)
[ی] (y)، [ر] (r)، [ل] (l)، [و] (w)، [ش] (š)
[ش] (ṣ)، [س] (s)، [ہ] (h)، [ض] (ḷ)، [کش] (kš)
[ژ] (ž)، [ڔ] (ṟ)

(۴)

عرب ملیالم کی ان صوتی خصوصیات سے گزر کر جب ہم اس کے نمونوں کا صرفی و نحوی نقطۂ نظر سے جائزہ لیتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ اس زبان کا ڈھانچہ تو ضرور ملیالم کا ہے لیکن اس میں عربی الفاظ اس قدر زیادہ ہیں کہ اگر اس کی عبارتوں کو عربی خط کی بجائے ملیالم خط میں لکھ دیا جائے تو کسی غیر عربی دان کے لئے، ملیالم جاننے کے باوجود، اس کا پڑھنا اور سمجھنا مشکل ہوجائے گا۔ ان دخیل عربی الفاظ کا زیادہ ذخیرہ اسمار پر مشتمل ہے، ضمائر، افعال اور حروف وغیرہ ملیالم ہی کے ہیں، اس طرح عربی اسمار وصفات اور ملیالم افعال و حروف کے امتزاج سے اس زبان کا جو ہیولیٰ تیار ہوا ہے اس کی ایک ہلکی سی جھلک یہاں پیش کی جاتی ہے۔

۱۔ اسماء (الف) عدد (Number): اور دراویڈی زبانوں کی طرح ملیالم میں بھی صرف دو ہی عدد ہیں، واحد اور جمع، واحد کی نشاندہی کے لئے تو کسی علامت کے اضافے کی ضرورت نہیں پڑتی البتہ جمع کے لئے حسب ذیل علامات میں سے کسی ایک کا اضافہ کیا جاتا ہے:

کبض (Kal)، مار (mār)، آر (ār) اَر (ar)

عرب ملیالم میں اِن میں سے پہلی دو علامات جمع کا عربی اسماء کے ساتھ استعمال ملتا ہے جیسے:

کبض:	انبیاء	>	انبیاکبض	انبیاء
	ملائک	>	ملائکبض	ملائک
	کتاب	>	کتابکبض	کتابیں
مار:	نبی	>	نبی مار	انبیاء
	اصحاب	>	اصحاب مار	صحابہ
	استاذ	>	استاذ مار	اساتذہ

پہلی علامت جمع [کبض] تو محض جمع ہی کے لئے استعمال ہوتی ہے اور عربی اسم جمع اور واحد دونوں کے ساتھ آئی ہے لیکن دوسری علامت [مار] کا استعمال زیادہ تر تعظیمی ہے اور اس کی مذکورہ بالا مثالوں کا مفہوم نبی اکرم، صحابۂ کرام اور استاذ محترم بھی ہو سکتا ہے۔

(ب) حالتیں (Cases) ملیالم میں اسماء کی جملہ سات حالتیں ملتی ہیں، فاعلی (Nominative) مفعولی (Accusative) آلی (Instrumental) نسبتی (Dative) استخراجی (Ablative) اضافی (Genitive) اور مکانی (Locative) اور اِن حالتوں کی نشاندہی کے لئے حسب ذیل لاحقوں (Suffixes) کو بطور علامت استعمال کیا جاتا ہے:

فاعلی حالت صفر

مفعولی حالت ای (na) ، اے (e) = کو

آلی حالت آل (al) = سے ، ذریعہ سے

زمانی حالت اُکّ (ukku) اِنّو (innu) = کو ، میں

استخراجی حالت اِل نِنُّر (ilninru) = میں سے

اضافی حالت اِن (ni) ~ اُڈے (udai) = کا ، کی ، کے

مکانی حالت اِل (il) ~ وِل (vil) ~ یِل (yil) = میں ، پر[1]

عرب ملیالم میں بھی عربی اسماء کے ساتھ تقریباً ان سارے لاحقوں کے اضافے کی مثالیں ملتی ہیں۔ جیسے

مفعولی حالت نبیّے (نبی کو) رسولے (رسول کو)

آلی حالت نبیال (نبی سے) ، قرآنال (قرآن سے) ، رسولال (رسول سے)

زمانی حالت عشارکّ (عشار کو) ، عصرکّ (عصر کو)

استخراجی حالت قرآنلنُرّ (قرآن میں سے) ، حدیثلنُرّ (حدیث میں سے)

اضافی حالت معاذِن (معاذ کا) ، دینِن (دین کا) ، امانِن (امان کا)

ظرفی حالت قبرِل (قبر میں) ، دنیاوِل (دنیا میں) اللہ تعالیٰ یِل (اللہ تعالیٰ میں)

۲۔ صفات (Adjectives) عرب ملیالم میں ایسی مثالیں تو عام ہیں جن میں صفت ملیالم لفظ ہے تو موصوف عربی لفظ جیسے اسلام مت (مذہب اسلام) ، رمضان ماسم (ماہ رمضان) ، نبی نانگ (نبی اکرم) وغیرہ لیکن اس کے علاوہ عرب ملیالم میں ملیالم صفت عددی (Nuoneral Adjective) جیسے اورو (oru) (ایک) نالو (nalu) (چار) پَل (pala) (بہت سے) چِل (čila) (تھوڑے) اور صفت مجموعی (Adjective of Totality)

---

1. Scichari A.C.: Evolution of Malayalam PP. 55-85

جیسے الآم (ellam) سب ذخیرہ کا استعمال بھی عربی اسمار کے ساتھ عام ہے۔ جیسے اررونبی (ایک نبی)، نال اولیاکبض (چار ولی)، چل نبی کبض (تھوڑے انبیار) پَل اولیاکبض (بہت سے اولیا) وغیرہ

۳۔ افعال (Verbs) ملیالم میں حال، مستقبل اور ماضی بنانے کے لئے مادہ (Base) کے حسب ذیل لاحقوں کا اضافہ کیا جاتا ہے۔

حال الّو (Unnu)

مستقبل اُم (Um)

ماضی دو ۔ إ (ا ۔ du)

عرب ملیالم میں اِن ملیالم لاحقوں کا عربی مادوں کے ساتھ استعمال ملتا ہے، کہیں یہ لاحقے براہ راست عربی مادوں کے ساتھ آتے ہیں اور کہیں ملیالم کے ایک بے ضابطہ ذیلی فعل (Irregular auxiliary verb) [aga] (ہونا) کی اُنگلی پکڑ کر جیسے:

حال غروباکنّ (غروب ہوتا ہے) نبیانّ (نبی ہوتے ہیں)

مستقبل غروباکم (غروب ہوگا) قبولاکم (قبول ہوگا) قبراکم (قبر ہوگی)

ماضی مرسلائی (مرسل ہوکر) حیاتائی (زندہ ہوکر) ادقائی (ادق ہوکر)

۴۔ علامت نفی (Negation Marker) ملیالم میں "الاّ" (illai) علامت نفی ہے اور یہ اسمار اور افعال دونوں کے ساتھ استعمال ہوتی ہے، عرب ملیالم میں بھی اس کا استعمال عربی اسمار و افعال کے ساتھ ہیں ملتا ہے جیسے:

نبی الاّ (نبی نہیں) ، رسول الاّ (رسول نہیں) ، قبولاکو الاّ (قبول نہیں ہوا) وغیرہ

۵۔ حروف جار (Post - Positions) اوپر اسمار کی حالتوں کے سلسلے میں جن حروف کا بحیثیت علامت حالت ذکر ہوچکا ہے ان کے علاوہ بھی بعض ملیالم حروف جار عربی اسمار کے ساتھ بکثرت استعمال ہوتے ہیں جن میں حرف عطف "اُم" (Um) خصوصیت کے ساتھ قابل ذکر

ہے، یہ حرف بیک وقت عطف اور تخصیص دونوں کا کام دیتا ہے جیسے:

سَہلُمُ سَعدُمُ زِیَادُمُ یَزِیدُایَمُ سَالِمُمُ تَیِّسُمُ قَتَادَۃَ یَنَوُرُ

(سہل بھی، سعد بھی، زیاد بھی، یزید نامی بھی، سالم بھی، اور قتادہ کہلانے والے بھی)

۶۔ ترتیب الفاظ (Word order) : عرب ملیالم کے جو نثری نمونے ملتے ہیں ان میں جملوں کی ساخت اور ان جملوں میں الفاظ کی ترتیب بھی ظاہر ہے ملیالم ہی جیسی ہے یعنی عربی کی طرح پہلے فعل اور پھر فاعل و مفعول نہیں بلکہ اردو اور دیگر دراویڈی زبانوں کی طرح پہلے فاعل و مفعول اور پھر فعل، علاوہ ازیں حروف جار بھی عربی کی طرح سابقوں (Prefixes) کی شکل میں نہیں بلکہ اردو وغیرہ کی طرح لاحقوں (Suffixes) کی صورت میں ہیں، جیسے:

اللہ تعالیٰ اُرُوَانَان اَوَنُ یَاتُرکُوڈُ کَارُمِلّ اَوَنُ اِلّا رِنتُمُ کُرُوضونَان اَوَن • اَلّامُ اَرِینُونَانُ اَلّامُ کَانُنُونَمُ کَیَفلکُنُّونُمَانُ اِلّا پِدِیکفیِّمُ اَوَنَان پَدَچّتُ اَوَن نُمُکَ اَھَارُمُرتَنَ جِیُوپَّنَّ اَوَنُ اَدَیشکُّنُّوضُ نَمَّضُ مَرِیکیِّمُ جَیّمُ اللہ وَے لِی خُنّضُ مُسْلِمَایِ مَرِیکِیّنَمُ آمین

(اللہ ایک ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، وہ سب کا خالق ہے، وہ سب جانتا ہے، سب کچھ دیکھتا ہے اور سب کچھ سنتا ہے، وہ ساری مخلوقات کا خالق ہے، وہ ہمیں رزق دیتا اور زندہ رکھتا ہے اور جب چاہتا ہے مارتا ہے۔ اے خدا تو ہم کو مسلمان ہونے کی حالت میں موت دے آمین)

اوزان (Metres) : ملیالم کے اوزان شعر اس کے اپنے مخصوص ہیں اور جیسا کہ اوپر موپلا گیت اور کیشو گیتوں کے سلسلہ میں بیان کیا جا چکا ہے، عرب ملیالم میں بھی ان اوزان پر طبع آزمائی کی گئی ہے اور یہ وہاں کافی مقبول بھی ہیں لیکن اس وقت عرب ملیالم میں لکھے ہوئے اشعار کے جو نمونے ہمارے سامنے ہیں وہ سب عربی اوزان میں ہیں اور ان میں

ردیف وقافیہ کی پابندی بھی موجود ہے۔ یہاں بطور نمونہ چند شعر نقل کیے جاتے ہیں۔

جیووڈ دُنیا وِلْ نِکَنَّ نَامِنْ آکِی　　جگوَرْ حُسَیْنَرِی کَا وَلْ اَنِیکَ اللہ
نوُفوُتَ مَوْتِنْ سَمَیتِّلْ　　لَوَرْ حُسَیْنَرِی کَا وَلْ اَنِیکَ اللہ

(جب تک میں اس دنیا میں ہوں تو اے خدا حضرت حسین کے صدقے مجھے اپنی حفاظت میں رکھو، اور جب موت آئے اور میں نزع کی حالت میں ہوں اس وقت بھی تو مجھے حضرت حسین کے طفیل ایمان سے اٹھا)

تلِّیَ سَلَوادُ ثُمَّ نلِّیَ سَـاَدْ مَیمُ　　یَنکَفِنْ مُحَمَّدَنْ بیکَیْنمْ نَبی اللہ
(اے خدا سارے درود اور سارے اچھے سلام)　　(ہمارے نبی محمد مصطفی پر نازل ہوں)

ماہنامہ تجلی دیوبند

کا

تنقید نمبر

شروع اپریل سنہ ۱۹۷۳ء میں آگیا ہے

مندرجات کی جھلک

- سپریم کورٹ کے سابق چیف جسٹس ڈکٹیٹر شپ کی راہ پر
- دہلی کے ایک اسپیشل جج صاحب کا مقدمہ خود ان کی ہی عدالت میں
- فاضل دولت کے بارے میں صحابی رسولؐ حضرت ابوذر غفاریؓ کا صحیح مسلک
- محترمہ ڈاکٹر حمیرہ صاحبہ کے حیرتناک فرمودات پر ملا ابن العرب کی کی گل افشانیاں
- "تجلی کی ڈاک" میں اہم مسائل کے جوابات
- مسجد سے میخانے تک　• کھرے کھوٹے وغیرہ

سالانہ چندہ: پندرہ روپے

ہر خاص نمبر خریداروں کو ان کے سالانہ چندے ہی میں دیا جاتا ہے۔

قیمت: ڈھائی روپے

تجلی آفس دیوبند (یوپی)